شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ کی بعض عمدہ صفات

فضيلة الشيخ علی بن يحيی الحدادی حفظہ اللہ

(صدر كلية اصول الدين فيكلٹی سنت اور اس كے علوم، جامعہ محمد بن سعود الاسلاميہ، رياض)

مترجم: طارق علی بروہی

مصدر: شيخ كے ٹيلی گرام چينل "الفوائد العلمية" سے ماخوذ.

پيشكش: توحيدِ خالص ڈاٹ كام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه أما بعد:

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ کی تمام عمدہ صفات پر کماحقہ بات کرنا اس عجلت میں ممکن نہیں، لیکن بعض کی جانب مختصر اشارہ کرکے ان جیسی قد آور شخصیت کا تذکرہ کروں گا، اللہ تعالی آپ کو شفاء دے اور اپنی اطاعت میں آپ کی عمر دراز فرمائے:

1- دنیا کے مشرق ومغرب میں سلفی دعوت پر خصوصی توجہ دینا، اور دنیا جہان سے آئے مختلف مشارب کے طلبۂ علم کا استقبال بطور معلم، ناصح، مصلح، مستمع ومناقشہ کرنے والے کے کشادہ دلی سے کرنا، ساتھ ہی اس قوی حافظے کا حامل ہونا کہ آپ کو دعوت کے میدان میں مشغول بہت سے لوگوں کے نام وتاریخ اور دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے سلفی دعوت کے تعلق سے مواقف یاد رہتے ہیں۔

2- ببانگ دہل حق بات کہنے کی جرأت، چناچہ آپ نے بڑے بڑے ایسے سرغناؤں پر رد کیے جن کے پیروکار کا کوئی حساب ہی نہیں کہ ان پر رد ہونے سے وہ سب آگ بگولہ ہوجاتے ہیں مگر شیخ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے نہ خاطر میں لاتے ہیں۔ اگر آپ کے اس باب میں سوائے سید قطب والے ردود کے اور کچھ نہ بھی ہوتا تب بھی یہ آپ کی شدید مخالفت کے باوجود ٹھوس پہاڑ ہونے کی دلیل کے لیے کافی ہوتا۔

3- قوت ومتانت کے ساتھ متنوع علمی تحقیقات اور کارناموں کی کثرت اور جو کچھ آپ لکھتے ہیں اس میں رسوخ، آپ کی مؤلفات کا ابھی صرف پہلا مجموعہ شائع ہوا ہے اور وہ بھی 15 جلدوں تک پہنچتا ہے۔

4- سلفی عقیدے کا دفاع وحمایت اور اس کے مخالفین پر ردود شیخ کو اس بات سے مشغول نہیں کرتے کہ آپ ساتھ میں مسجد اور گھر پر درس وتدریس کا سلسلہ جاری وساری رکھتے ہیں، پس آپ نے اہل علم کی بہت سے کتب کی شروحات فرمائی ہیں جیسے صحیح مسلم، الشریعۃ للآجری اور اصول السنۃ امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ۔

5- امت کی خیر خواہی کا شدت سے خواہاں ہونا انہیں ان باتوں سے خبر دار کرکے جو ان کے لیے ان کے دین میں نقصان کا سبب ہیں، پس آپ نے اپنی زبان وقلم سے روافض، صوفیوں، اخوانیوں، سروریوں، حدادیوں (محمود الحداد کے پیروکار) وغیرہ پر رد فرمایا جیسا کہ آپ نے یہود ونصاری اور لبرل لوگوں پر بھی اپنی زبان وقلم سے رد فرمایا۔

اور وہ بات جو ایک مسلمان کے دل کو اطمینان دیتی ہے وہ یہ کہ اس قدر آور شخصیت سے بہت سے لوگوں کا شدید قسم کی عداوت رکھنے اور آپ کی شخصیت کو داغدار کرکے آپ سے اور آپ کے منہج سے لوگوں کو متنفر کرنے کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود[1] جو اللہ تعالی نے آپ پر احسان وکرم فرمایا ہے کہ کبار اہل علم کے یہاں آپ کو مقبول عام حاصل ہے، پس آپ کی باکثرت تعریف اور تزکیہ اور آپ کے علم وفضل اور صحیح منہج کا اعتراف بہت سے علماء کرام سے ثابت ہے جن میں سے سرفہرست اس دور کے کبار وسادات علامہ ابن باز، الالبانی، ابن عثیمین، مقبل الوادعی، اللحیدان، السبیل اور الفوزان[2] وغیرہ (اللہ ان میں سے فوت شدگان پر رحم فرمائے اور جو بقید حیات ہیں ان کی حفاظت فرمائے)۔

اللہ تعالی شیخ ربیع کی حفاظت فرمائے، اور آپ کی عمر دراز فرمائے، آپ کو جو تکلیف ہے اس سے شفاء عطاء فرمائے، اور آپ کو وہ بہترین جزاء عطاء فرمائے جو وہ باعمل اور خیر خواہ علماء کرام کو عطاء فرماتا ہے۔

د.علي بن يحيى الحدادي

14ذوالحج، 1438ھ

---

1 جیسا کہ بعض شیخ کو مرجئہ کہہ کر، بعض تقلیدی سلفیوں کا امام اور متشدد اور رد برائے رد کرنے والا باور کروا کر، اور بعض تو شیخ کی شاگردگی کا دعوی کرکے عوام کو شیخ اور ان کے منہج سے عصبیت والی حدیث فٹ کرتے ہوئے بدبودار کہہ کر متنفر کرتے ہیں۔(توحید خالص ڈاٹ کام)

2 تفصیل کے لیے پڑھیں ہماری ویب سائٹ پر "شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ کی تعریف میں علماء کرام کا کلام"۔(توحید خالص ڈاٹ کام)

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔